

وَسَيَرْجِيهِ عَلَىٰ يَدَيْهِ لِيُحْيِيَ الْمَيِّتَ ۚ إِنَّكَ إِذَا عَمَدْتَ إِلَىٰ شَيْءٍ خَبِيرٌ ۖ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
**مُحَمَّدُ الْيَاسِينُ عَطَّارُ قَادِي رَضَوِي**  
 (تصانيف)



76

تمام شد

# باحیانوجوان

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)



- 11 • حیات کے احکام
- 22 • دیوث کسے کہتے ہیں
- 24 • عورتوں کی اصلاح کا طریقہ
- 32 • نفلی عبادت سے افضل عمل
- 43 • بدنگاہی سے حافضہ کمزور ہوتا ہے
- 47 • گندی ذہنیت کے اسباب
- 61 • بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کا انداز

مکتبۃ الدین

1286

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
18	ناڑک شیشیاں	3	شفاعت کی بشارت
19	لڑکی کو پہلے ہی سے سنبھالئے.....	7	حیاء کسے کہتے ہیں؟
20	مولینا صاحب! مجرم کون؟	8	سب سے بڑا باحیاء امتی
21	جنت سے محروم	9	حیاء کی قسمیں
22	دیوث کسے کہتے ہیں	10	فطری اور شرعی حیاء
24	عورتوں کی اصلاح کا طریقہ	11	حیاء میں تمام اسلامی احکام پوشیدہ ہیں
25	شادی میں ناچ رنگ	11	حیاء کے احکام
27	گھریلو بے حیائیاں	12	حیاء کا ماحول سے تعلق
28	ذرائع ابلاغ	13	خلقِ اسلام
29	رسولوں علیہم السلام کی چار سستیں	13	ایمان کی علامت
30	بے حیاء نیک نہیں کہلا سکتا!	14	حیاء ایمان سے ہے
32	نفلی عبادت سے افضل عمل	15	کثرتِ حیاء سے منع مت کرو
33	سب سے بُرا	15	حیاء خیر ہی خیر ہے
33	حیاء کرنے کا حق	16	دو لھا لڑکیوں کے جھرمٹ میں
34	سر کی حیاء	17	غیرت رخصت ہوگئی
35	زبان کی حیاء		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
47	گندی ذہنیت کے اسباب	35	جنت حرام ہے
49	دیور موت ہے	35	جہنمی بھی بیزار
49	ناحرّ مات سے کتر ایئے	36	کتے کی شکل میں
51	کانوں کی حیاء	37	اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام باتیں سنتا ہے
51	ناجائز سننے کے مختلف عذاب	38	ایمان کے دو شعبے
52	لباسِ حیاء	40	آنکھوں کی حیاء
54	پردے میں پردہ کے مختلف طریقے	40	فاسق کون؟
56	تہائی میں حیاء	40	ملعون ہے
56	کلمہ کفر	42	پردے کا اہتمام
57	جو چاہو کرو	43	حتمِ عام
58	باحیاء باادب ہے	43	بد نگاہی سے حافظہ کمزور ہوتا ہے
60	حیاء سے سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی	44	قضائے حاجت کے وقت کی ایک سنت
61	بُزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کا انداز	45	زانی آنکھ
62	آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو بہتر تھا	45	آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی
63	وہ کونسا درخت ہے؟	45	آگ کی سلائی
		46	جہنم کا سامان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باحیا نوجوان<sup>۱</sup>

اگر آپ حیا کی برکتیں لوٹنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ اول تا آخر پورا پڑھ لیجئے۔

### شفاعت کی بشارت

حضرت سیدنا ابو ذرؓ داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیٹھے بیٹھے

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار

دُرود شریف پڑھے گا بروز قیامت میری شفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔“

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بصرہ میں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”مسکی“ کے نام سے مشہور تھے۔

مدینہ

۱۔ یہ بیان امیر اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (یکم الحرام ۱۴۲۵ھ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریر حاضر خدمت ہے۔ پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

”مُشک“ کو عَرَبی میں ”مِسک“ کہتے ہیں۔ لہذا مسکی کے معنی ہوئے ”مُشکبار“

یعنی مُشک کی خوشبو میں بسا ہوا۔ وہ بزرگِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر وقت مُشکبار و خوشبودار رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہمک اُٹھتا! جب داخلِ مسجد ہوتے تو اُن کی خوشبو سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت مسکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے ہیں۔ کسی نے عرض کی، حُصُور! آپ کو خوشبو پر کثیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہوگی؟ فرمایا: ”میں نے کبھی خوشبو خریدی، نہ لگائی۔ میرا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے:

میں بغدادِ معلّٰی کے ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوا۔ جس طرح اُمراء اپنی اولاد کو تعلیم دلاتے ہیں میری بھی اسی طرح تعلیم ہوئی۔ میں بہت خوبصورت اور باحیا تھا۔ میرے والد صاحب سے کسی نے کہا: ”اسے بازار میں بٹھاؤ تاکہ یہ لوگوں سے گھل مل جائے اور اس کی حیا کچھ کم ہو۔“ چنانچہ مجھے ایک بَزَّاز (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دکان پر بٹھا دیا گیا۔ ایک روز ایک بڑھیا نے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے، پھر بَزَّاز (یعنی کپڑے والے) سے کہا: ”میرے ساتھ کسی کو بھیج دو تا کہ جو پسند ہوں انہیں لینے کے بعد قیمت اور بقیہ کپڑے واپس لائے۔“ بَزَّاز (بُزَّاز) نے مجھے اس کے ساتھ بھیج دیا۔ بڑھیا مجھے ایک عظیم الشان محل میں لے گئی اور آراستہ کمرے میں بھیج دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زیوارت سے آراستہ خوش لباس جوان لڑکی تخت پر بچھے ہوئے مُنَقَّش (مُنَقَّش) قاش (قاش) پر بیٹھی ہے، تخت و فرش سب کے سب زریں ہیں اور اس قدر نفیس کہ ایسے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی اُس لڑکی پر شیطان غالب آیا اور وہ ایک دم میری طرف لپکی اور چھیڑ خانی کرتے ہوئے ”منہ کالا“ کروانے کے درپے ہوئی۔ میں نے گھبرا کر کہا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر!“ مگر اُس پر شیطان پوری طرح مُسلَّط تھا۔ جب میں نے اُس کی ضد دیکھی تو گناہ سے بچنے کی ایک تجویز سوچ لی اور اُس سے کہا: مجھے استنجاء خانے جانا ہے۔ اُس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لونڈیاں آگئیں، اُس نے کہا: ”اپنے آقا کو بیٹ الخلاء میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

لے جاؤ۔“ میں جب وہاں گیا تو بھاگنے کی کوئی راہ نظر نہیں آئی، مجھے اس عورت کے ساتھ ”منہ کالا“ کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا آرہی تھی اور مجھ پر عذابِ جہنم کے خوف کا غلبہ تھا۔ چنانچہ ایک ہی راستہ نظر آیا اور وہ یہ کہ میں نے استِبحا خانے کی نجاست سے اپنے ہاتھ منہ وغیرہ سان لئے اور خوب آنکھیں نکال کر اُس کنیز کو ڈرایا جو باہرِ رومال اور پانی لئے کھڑی تھی، میں جب دیوانوں کی طرح چینٹتا ہوا اس کی طرف لپکا تو وہ ڈر کر بھاگی اور اس نے پاگل، پاگل کا شور مچا دیا۔ سب لونڈیاں اکٹھی ہو گئیں اور انہوں نے ملکر مجھے ایک ٹاٹ میں پیٹا اور اٹھا کر ایک باغ میں ڈال دیا۔ میں نے جب یقین کر لیا کہ سب جا چکی ہیں تو اٹھ کر اپنے کپڑے اور بدن کو دھو کر پاک کر لیا اور اپنے گھر چلا گیا مگر کسی کو یہ بات نہیں بتائی۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ”تم کو حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہی خوب مُناسبت ہے“ اور کہتا ہے کہ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے میرے منہ اور جسم پر اپنا ہاتھ پھیر دیا۔ اُسی وقت سے میرے جسم سے مُشک کی بہترین خوشبو آنے لگی۔ یہ حضرت سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کی خوشبو ہے۔

(رَوْضُ الرِّیَاحِین ص ۳۳۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

## حیاء کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! باحیا نوجوان، اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی خَشِیَّت (خ۔ شئی۔ یت) اور گناہوں سے نفرت کی بَرکت سے معصیت سے اپنی حفاظت میں کامیاب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ گناہوں سے بچنے میں حیاء بہت ہی مؤثّر ہے۔ حیاء کے معنی ہیں ”عیب لگائے جانے کے خوف سے جھپینا۔“ اس سے مراد وہ وصف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔“ لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رُک جانا جو ان کے نزدیک اچھا نہ ہو ”مخلوق سے حیاء“ کہلاتا ہے۔ یہ بھی اچھی بات ہے کہ عام



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

لوگوں سے حیا کرنا دنیاوی برائیوں سے بچائے گا اور علماء و صلحاء سے حیا کرنا دینی برائیوں سے باز رکھے گا۔ مگر حیا کے اچھا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مخلوق سے شرمانے میں خالق عزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور نہ کسی کے حقوق کی ادائیگی میں وہ حیا رُکاؤ بن رہی ہو۔ ”اللہ تعالیٰ سے حیا“ یہ ہے کہ اُس کی ہیبت و جلال اور اس کا خوف دل میں بٹھائے اور ہر اُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ حضرت سیدنا شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ عزَّوَجَلَّ کے عظمت و جلال کی تعظیم کے لئے روح کو بھگانا حیا ہے۔“ اور اسی قبیل (قسم) سے حضرت سیدنا اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیا ہے جیسا کہ وارد ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے اپنے پروں سے خود کو چھپائے ہوئے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۸۰۲، تحت الحدیث ۵۰۷۱ دار الفکر بیروت)

## سب سے بڑا باحیا اُمّی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیا بھی اسی قسم سے ہے،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

جیسا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: ”میں بند کمرے میں غسل کرتا ہوں تو اللہ عزَّوَجَلَّ سے حیاء کی وجہ سے سَمٹ جاتا ہوں۔ (اَيْضاً) ”ابنِ عساکر“ نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”حیا ایمان سے ہے اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری اُمت میں سب سے بڑھ کر حیا کرنے والے ہیں۔“

(الجامعُ الصَّغِيرُ لِلشُّوْطِي ص ۲۳۵ حدیث ۳۸۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یا الہی! دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا

حضرت عثمان غنی با حیا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**حیاء کی 2 قسمیں:** فقیہ ابواللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حیاء کی دو قسمیں ہیں: { 1 } لوگوں کے معاملہ میں حیاء { 2 } اللہ عزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں حیاء۔ لوگوں کے معاملے میں حیاء کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنی

غفران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

نظر کو حرام کردہ اشیاء سے بچا اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے معاملے میں حیاء کرنے سے مُراد یہ ہے کہ تو اُس کی نعمت کو پہچان اور اُس کی نافرمانی کرنے سے حیاء کر۔

(تَنْبِيْهُ الْعَافِلِيْنَ ص ۲۵۸ پشاور)

## فطری اور شرعی حیاء

فطری و شرعی (شرعی) اعتبار سے بھی حیاء کی تقسیم کی گئی ہے۔

فطری حیاء وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر جان میں پیدا فرمایا ہے اور یہ پیدائشی طور پر ہر شخص میں ہوتی ہے اور شرعی حیاء یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں پر غور کر کے نادیم و شرمندہ ہو اور اس شرمندگی اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی بناء پر آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشش کرے۔ علماء (ع۔ ل۔ م) فرماتے ہیں کہ ”حیاء ایک ایسا خلق ہے جو بُرے کام چھوڑنے پر اُبھارے اور حق دار کے حق میں کمی کرنے سے روکے۔“

(مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيْح ج ۸ ص ۸۰۰، تحت الحديث ۵۰۷۰)

عَرْمَانِ مَصْلَفِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا منہ پُر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## حیاء میں تمام اسلامی احکام پوشیدہ ہیں

حیاء کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایک ایسا خلق ہے جس پر اسلام کا مدار ہے اور اس کی توجیہ (یعنی وجہ) یہ ہے کہ انسان کے افعال دو طرح کے ہیں (۱) جن سے حیا کرتا ہے (۲) جن سے حیا نہیں کرتا۔ پہلی قسم حرام و مکروہ کو شامل ہے اور ان کا ترک مشرّع (یعنی موافق شرع) ہے۔ دوسری قسم واجب، مُستحب اور مُباح کو شامل ہے، ان میں سے پہلے دو کا کرنا مشرّع اور تیسرے کا کرنا جائز ہے۔ یوں یہ حدیثِ مبارکہ ”جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔“ ان پانچوں احکام کو شامل ہے۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ ج ۸ ص ۸۰۲، تَحْتَ الْحَدِيثِ ۵۰۷۱)

## حیاء کے احکام

حیاء کبھی فرض و واجب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حیا کرنا کبھی مُستحب جیسے مکروہ تنزیہی سے بچنے میں حیاء، اور کبھی مُباح (یعنی کرنا نہ کرنا یکساں) جیسے کسی مُباح شرعی کے کرنے سے حیاء۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۳۳۲)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## حیاء کا ماحول سے تعلق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حیاء کی نشو و نما میں ماحول اور تربیت کا بہت

عمل دخل ہے۔ حیا دار ماحول میسر آنے کی صورت میں حیاء کو خوب نکھار ملتا ہے

جبکہ بے حیاء لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سلب کر کے بے شرم

(بے شرم) کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اخلاقی اور ناجائز کاموں میں مبتلا

ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیاء ہی تو تھی جو برائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔

جب حیاء ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بہت سے لوگ ایسے ہوتے

ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و

بدنامی کی پرواہ نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اخلاقیات کی حدود

توڑ کر بد اخلاقی کے میدان میں اتر آتے اور انسانیت سے گرے ہوئے کام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک یہ نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کرنے میں بھی تنگ و عار محسوس نہیں کرتے۔

## خُلُقِ اسلام

اسلام میں حیاء کو بہت اہمیت (اَہَمّ - مئی - یث) دی گئی ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ”بے شک ہر دین کا ایک خُلُق ہے اور اسلام کا خُلُق حیاء

ہے۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۶۰ حدیث ۴۱۸۱ دارالمعرفۃ بیروت) یعنی ہر اُمت کی

کوئی نہ کوئی خاص خُصَلت ہوتی ہے جو دیگر خصلتوں پر غالب ہوتی ہے اور اسلام

کی وہ خصلت حیاء ہے۔ اسلئے کہ حیاء ایک ایسا خُلُق ہے جو اخلاقی اچھائیوں کی

تکمیل، ایمان کی مضبوطی کا باعث اور اسکی علامات میں سے ہے۔ چنانچہ

## ایمان کی علامت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ایمان کے ستر سے زائد شعبے (علامات)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہیں اور حیاءِ ایمان کا ایک شعبہ ہے۔“

(صحیحِ مسلم ص ۳۹ حدیث ۳۵ دار ابن حزم بیروت)

## حیاءِ ایمان سے ہے

ایک اور حدیث شریف میں ہے: ”حیاءِ ایمان سے ہے۔“ (مُسْنَدُ ابی

یعلیٰ ج ۶ ص ۲۹۱ حدیث ۷۴۶۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت) یعنی جس طرح ایمان،

مومن کو کُفر کے ارتکاب سے روکتا ہے اسی طرح حیاءِ باحیا کو نافرمانیوں سے

بچاتی ہے۔ یوں مجازاً اسے ”ایمان سے“ فرمایا گیا۔ جس کی مزید وضاحت و تائید

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت سے ہوتی ہے: ”بے

شک حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اٹھ

جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“

(الْمُسْتَذْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۱ ص ۷۶ حدیث ۶۶ دار المعرفۃ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

## کثرتِ حیا سے منع مت کرو

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار،

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک انصاری کو ملاحظہ فرمایا: جو اپنے

بھائی کو شرم و حیا کے متعلق نصیحت کر رہے تھے (یعنی کثرتِ حیا سے منع کر رہے

تھے) تو فرمایا: ”اُسے چھوڑ دو، بے شک حیا ایمان سے ہے۔“

(مُسْنَدُ أَبِي خَالِدٍ ج ۴ ص ۳۳۱ حدیث ۴۷۹۵ دار احیاء التراث العربی بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حیا جتنی زیادہ ہو اتنی ہی چھٹی ہے۔

جو حیا کمزوری اور احساسِ کمتری کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خوفِ خدا عزَّ وَّجَلَّ کے سبب ہو

اس میں یقیناً بھلائی ہی بھلائی ہے چنانچہ

## حیا خیر ہی خیر ہے

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مَحْبُوب، دَانَائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا: ”حیاء صرف خیر (یعنی بھلائی) ہی لاتی ہے۔“ (صحیح مُسلِم ص ۴۰ حدیث ۳۷)

**وَسَوَسَہ:** یہاں یہ وَسَوَسَہ آسکتا ہے کہ بعض اوقات حیاء انسان کو حق بات

کہنے، شرعی حُکْم در یافت کرنے، نیکی کی دعوت دینے، اور انفرادی کوشش

کرنے، وغیرہ مدنی کاموں سے روک کر اُسے بھلائی سے محروم کر دیتی ہے تو پھر

یہ صرف بھلائی تو نہ لائی!

**علاجِ وَسَوَسَہ۔** جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حیاء کے شرعی معنی (جو اسی

رسالے کے صَفَحَہ 7 پر گزرے) مراد ہیں اور حیاء شرعی کبھی بھی نیکیوں سے نہ

روکے گی بلکہ ان پر مزید اُبھارے گی۔ ابو داؤد شریف میں ہے: ”حیاء سب کی

سب خیر (یعنی بھلائی) ہے۔“ (سُنُّنُ ابی دَاؤُد ج ۴ ص ۳۳۱ حدیث ۴۷۹۶)

## دُلہا لڑکیوں کے جھرمٹ میں

افسوس! صد کروڑ افسوس! جوان لڑکی اب چادر اور چار دیواری سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود پڑھو تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

نکل کر مخلوط تعلیم کی ٹھوسست میں گرفتار، ”بوائے فرینڈ“ کے چکر میں پھنس گئی، اسے جب تک چادر اور چار دیواری میں رہنے کی سعادت حاصل تھی وہ شرمیلی تھی اور اب بھی جو چادر و چار دیواری میں ہوگی وہ ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ باحیا ہی ہوگی۔

افسوس! حالات بالکل بدل چکے ہیں، اب تو اکثر گنوا ری لڑکیاں شادیوں میں خوب ناچتیں اور مہندی و مائیوں کی رسموں وغیرہ میں بے باکانہ بے حیائی کے مظاہرے کرتی ہیں، بعض قوموں میں یہ بھی رواج ہے کہ دولہا نکاح کے بعد رخصتی سے قبل نامحرمات کہ جن سے پردہ ضروری ہے اُن جوان لڑکیوں کے جُھر مٹ میں جاتا ہے اور وہ دولہا کے ساتھ کھینچا تانی و ہنسی مذاق کرتی ہیں یہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ الغرض آج کی فیشن ایبل و بے پردہ لڑکیاں افعال و اقوال ہر لحاظ سے چادرِ حیا کو تار تار کر رہی ہیں۔

## غیرت رخصت ہو گئی

شرعی مسئلہ (مسن۔ء۔لہ) ہے کہ ”اگر نکاح کا وکیل گنوا ری لڑکی سے بوقتِ نکاح اجازت لے اور وہ (شرما کر) خاموش رہے تو یہ اذن مانا جائے گا۔“

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دُرْمُختار ج ۴ ص ۱۵۵، ۱۵۶ دارالمعرفۃ بیروت) معلوم ہوا کہ پہلے دور کی لڑکیاں ایسا کرتی ہوں گی جہی تو ہمارے فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے یہ مسئلہ تحریر فرمایا۔ مگر اب تو لڑکیاں اپنے منہ سے ”شادی شادی“ کہتیں بلکہ نامحرموں کے سامنے بھی شادی کے تذکرے کرتے ہوئے نہیں شرماتیں۔ آپ خود ہی بتائیے کہ وہ مُنایا مُنی جو ماں باپ کے پہلو میں بیٹھ کر ٹی وی اور وی سی آر وغیرہ پر فلمیں ڈرامے، رقص و سرود (سن - رَو - د) کے حیاء سوز مناظر اور مردوں اور عورتوں کے گندے گندے نخرے دیکھیں گے کیا ان میں شرم و حیاء پیدا ہوگی؟ کیا انکے بارے میں یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر معاشرے کے باحیاء و باکردار افراد بنیں گے!

## نازک شیشیاں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، وَلِیِّ نِعْمَت، اِمَامِ اَہْلُ سُنَّت، عَظِیْمُ الْبَرَکَت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پَر وَا نْہِ شَمْعِ رِسَالَت، مُجَدِّدِ دِیْن وِ مِلَّت، حَامِیِّ سُنَّت، مَاجِیِّ بَدْعَت، عَالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بَاعِثْ خَيْرَ وَ بَرَكَتْ، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری  
شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”لڑکیوں کو  
سورۃ یوسف کی تفسیر مت پڑھاؤ بلکہ انہیں سورۃ نور کی تفسیر پڑھاؤ کہ  
سورۃ یوسف میں ایک نسوانی (یعنی عورت کے) منکر کا ذکر ہے کہ نازک  
شیخیاں ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جائیں گی۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴، ص ۵۵۵، مُلَخَّصاً)  
لڑکی کو پہلے ہی سے سنبھالنے.....

سورۃ یوسف کی تفسیر تک پڑھنے کی جن کو مُمَانَعَت ہے صد کروڑ  
افسوس آج کل وہی لڑکیاں رومانی ناول، غیر اخلاقی افسانے اور عشقیہ و فسقیہ  
مضامین خوب پڑھتی ہیں اور بعض تو لکھتی بھی ہوں گی، بیہودہ غزلیں اور گانے سنتی اور  
گاتی ہیں۔ ٹی، وی، سی، آر وغیرہ پر فلمیں ڈرامے اور نہ جانے کیا کیا دیکھتی ہیں  
(اور جن کی حیاء بالکل رخصت ہووے) ان میں کام بھی کرتی ہیں۔ فلمیں ڈرامے عشقیہ  
مناظر سے پُر ہوتے ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کو پہلے سے نہیں سنبھالتے اور پھر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جب کوئی لڑکی اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ ”منسوب“ ہو جاتی ہے تو اب ماں باپ سر پکڑ کر روتے ہیں۔ جو باپ لڑکی کو کالج بھیجتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے نہیں روکتے غالباً ان کی یہ دُنوی سزا ہوتی ہے، شاید بازی ہاتھ سے نکل چکی اب اُس کی خواہش میں آپ کا رُکاوٹ ڈالنا خود کشی یا قتل و غارتگری کی نوبت بھی لاسکتا ہے!

## مولینا صاحب! مجرم کون؟

مجھے مگہ مکرّمہ زادہا اللہ شرفاًو تعظيماً میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اس طرح تھا: ہمارے گھر میں T.V پہلے ہی سے موجود تھا۔ ہمارے ابو کے ہاتھ میں کچھ پیسے آگئے تو ڈش انٹینا بھی اٹھالائے۔ اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سہیلی نے مجھے ایک دن کہا: فلاں ”چینل“ لگاؤ گی تو سیکس اپیل (SEX APPEAL) مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کر دیا ”جَنَسِیَات“ کے مختلف مناظر دیکھ کر میں جنسی خواہش کے سبب آپے سے باہر ہو گئی، بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہر نکلی، اتفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا، کار میں کوئی اور نہ تھا، میں نے اُس سے لفٹ مانگی، اُس نے مجھے بٹھالیا..... یہاں تک کہ میں نے اُس کے ساتھ ”کالا منہ“ کر لیا۔ میری بکارت (یعنی کنوار پن) زائل ہو گئی، میرے ماتھے پر گلنک کا ٹیکہ لگ گیا، میں برباد ہو گئی! مولینا صاحب! بتائیے مجرم کون؟“ میں خود یا میرے ابو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے T.V. لا کر بسایا اور پھر ڈش انٹینا بھی لگایا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے  
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

## جنت سے محروم

جو لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کریں وہ دِیُوْث ہیں، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالِدِيُّوْثُ الَّذِي يُقْرِئُ أَهْلَهُ الْخَبَثَ (مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ج ۲ ص ۳۵۱ حدیث ۵۳۷۲ دار الفکر بیروت) یعنی تین شخص ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّتِ حرام فرمادی ہے ایک تو وہ شخص جو ہمیشہ شراب پئے، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے، اور تیسرا وہ دِیُوْث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

## دِیُوْث کسے کہتے ہیں

مُفَسِّرِ شہیرِ حَکِیْمُ الْأُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس

حدیثِ پاک کے الفاظ ”وہ دِیُوْث“ (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے، کہ تحت فرماتے ہیں: بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خَبَث سے مراد زنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی

فرومان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باؤ جو قدرت کے نہ روکے وہ بے حیاء دیوث ہے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۳۳ ضعیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور) معلوم ہوا کہ باؤ جو قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع (مَن - غ) نہ کرنے والے سخت احمق، بے حیاء، دیوث، جت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”دیوث سخت اخبث فاسق (ہے) اور فاسق مُعلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۵۸۳) اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق منع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتی تو اس صورت میں اس پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دیوث۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

## عورتوں کی اصلاح کا طریقہ

حتیٰ الامکان بے پردگی وغیرہ کے معاملہ میں عورتوں کو روکا جائے، مگر حکمتِ عملی کے ساتھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یا ماں، بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا امن ہی تہ وبالا ہو کر رہ جائے۔ ضرورتاً میرے بیان کی کیسٹیں سنائیے جن میں پردہ کا ذکر ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 80 تا 92 سے ”دیکھنے اور چھونے کا بیان“ پڑھنا پڑھانا یا پڑھ کر سنانا بھی انتہائی مفید ہے۔ ان کیلئے دسوزی کے ساتھ دعاء بھی فرماتے رہئے۔ خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کڑھن پیدا کیجئے اور کوشش بھی جاری رکھیں۔

پارہ 28 سورۃ التحریم کی چھٹی آیت کریمہ میں ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا  
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ ۲۸ سورۃ التحریم ۶)

ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھروالوں کو اُس آگ سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔“ رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“

(صحيحُ البخاری ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت لعی ”تم سب اپنے مُتَعَلِّقین کے سردار و حاکم ہو اور حاکم سے روز قیامت اسکی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“ اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرت علامہ مولینا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ جو کسی کی نگہبانی میں ہو۔ اس طرح عوام سلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، تلامذہ اساتذہ کے، مریدین پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مال زوجہ یا اولاد یا نوکر کی سپردگی میں ہو۔ اس کی نگہداشت ان پر واجب ہے۔ یہ یاد رہے ”نگہبانی میں یہ بھی داخل ہے کہ رعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔“ (نزہۃ القاری ج ۲ ص ۵۳۰)

## شادی میں ناچ رنگ

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بگڑے ہوئے معاشرے کا رخ اللہ تعالیٰ اور اس کے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

محبوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کی طرف کیسے پھیرا جائے اور اسکو جہنم کی طرف دوڑے چلے جانے سے روک کر کس طرح جنت کی سمت لے جایا جائے! آہ! آہ! آہ! ایسا دور آچکا ہے گویا ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر معاذ اللہ جہنم میں گرنا چاہتا ہے، جیسا کہ شادیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس اگر رقم کم ہے تو صرف فلمی گانوں کی ریکارڈنگ پر گزرا کرتا ہے، اور جس کے پاس رقم کچھ زیادہ ہے تو وہ شادی کی بے حیائی سے بھرپور تقاریب کی موی بھی بنواتا ہے اور اس سے بھی زیادہ رقم والا فنکشن (Function) کا بھی اہتمام کرتا ہے جس میں مرد و عورت موسیقی کی دُھنوں اور ڈھولک کے شور میں بے ڈھنگے پن سے ناچتے، گاتے ہیں تماشائی خوب اُدھم مچاتے، بیہودہ فقرے گستے، مزید اس پر ہنستے، قہقہے لگاتے اور زور زور سے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا شرم و حیاء کا غُصُر بالکل ختم ہو چکا، نجی معاملات ہوں یا اجتماعی تقریبات، محلّہ ہو یا بازار ہر جگہ شرم و حیاء کا قتلِ عام اور بے حیائی کی دھوم دھام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ہے، جس کو دیکھو بڑھ چڑھ کر بے حیائی کا شیدائی نظر آ رہا ہے۔

## گھریلو بے حیائیاں

ذرا غور فرمائیے! اگر آپ کے گھر کے باہری دروازے پر کوئی جوان

لڑکی اور لڑکا آپس میں ناشائستہ حرکتیں کر رہے ہوں تو شاید آپ شور مچادیں کہ یہ

کیا بے حیائی کر رہے ہو بلکہ انہیں مارنے کو دوڑ پڑیں! اس میں کوئی شک نہیں کہ

یہاں آپ کا غصہ حیاء کی وجہ سے ہے۔ لیکن جب آپ نے گھر میں ٹی وی آن

کیا جس میں ایک رقاص اور رقاصہ (Dancers) ناچ رہے ہیں، ایک

دوسرے کو اشارے کر رہے ہیں، چُھو رہے ہیں، تب آپ کی حیا کہاں سو جاتی

ہے؟ خدا عزوجل کے لئے سوچئے! کیا یہ بے حیائی کا منظر نہیں ہے؟ یہ آپ کی کیسی

الٹی منطق (مَن - طق) ہے گھر کے باہر ہو رہا تھا تو آپ نے اسے بے حیائی قرار

دیکر احتجاج کیا اور یقیناً وہی کام گھر کے اندر آپ کی بہو بیٹیوں کی موجودگی میں

T.V. کے پردہ سُکرین پر ہو رہا ہے تو گویا بے حیائی نہ رہا! توبہ! توبہ! آپ کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سامنے لڑکا اور لڑکی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ناچ رہے ہیں اور آپ ہیں کہ آنکھیں  
پھاڑ کر مزے سے دیکھے جا رہے ہیں! اور اسکی داد دے رہے ہیں! آخر اس طرح  
خدا عزوجل کے قہر و غضب کو کب تک اُبھارتے رہیں گے؟

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی  
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

## ذرائعِ ابلاغ

افسوس! ذرائعِ ابلاغ (میڈیا) مثلاً ریڈیو، ٹی.وی کے مختلف چینلز اور مُتعدّد  
رسائل اور اخبارات بے حیائی کو فُرُوغ (ف - رُو - غ) دینے میں مصروف ہیں۔  
جس کی بناء پر ہمارا معاشرہ تیزی سے فَحَّاشی، عُرْیانی و بے حیائی کی آگ کی  
لیپٹ میں آتا جا رہا ہے جس کے سبب خاص کرنئی نسل اخلاقی بے راہ روی و شدید  
بد عملی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز رواج پا  
رہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھر اور اکثر مجالس نقار خانے کا سماں پیش کر رہی ہیں اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہی بلکہ اب تو ایمان کے بھی لالے پڑے ہیں کہ شیطان کے ایماء پر کُفّارِ بد اطوار نے گانوں میں کُفریہ کلمات کے ایسے ایسے زہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سننا اور گنگنا کرنا کُفر ہے۔

کُفریہ گانوں کی معلومات اور ان سے توبہ و تجدید ایمان کا طریقہ جاننے کے لئے میرے سنتوں بھرے بیان بنام ”گانوں کے 35 کُفریہ اشعار“ کا کیسٹ ”مکتبۃ المدینہ“ سے حاصل کر کے سماعت فرمائیے یہ بیان رسالہ کی صورت میں بھی آچکا ہے صرف چار روپیہ ہدیہ دیکر مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر کے اسکا مطالعہ فرمائیے۔ بلکہ زیادہ تعداد میں حاصل کر کے تقسیم کر کے ثواب کمائیے۔

## رسولوں علیہم السلام کی چار سُنّتیں

نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر، شفیع روزِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: ”چار چیزیں رسولوں علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: { 1 }

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

عطر لگانا {2} نکاح کرنا {3} مسواک کرنا اور {4} حیاء کرنا۔“

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۹ ص ۱۴۷، ۱۴۸، حدیث ۲۳۶۴۱)

**بے حیاء نیک نہیں کہلا سکتا!**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر رسول، ہر نبی اور ہر ولی**

باحیاء (ہی) ہوتا ہے۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے کے بارے میں

بے حیائی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور جو بے حیاء ہے وہ ”نیک بندہ“

کہلانے کا حقدار نہیں۔ چچا، تایا، خالہ، ماموں اور پھوپھی کی لڑکیوں،

چچی، تائی، مُمائی، اپنی بھابھی، نامحرم پڑوسنوں اور دیگر نامحرم عورتوں کو جو

قصد اُدیکھے، ان سے بے تکلف بنے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے

سنے، فحش کلامی یا گالم گلوچ کرے وہ بے حیاء ہی نہیں، بے حیاء لوگوں کا

بھی سردار ہے۔ اگرچہ وہ حافظ، قاری، قائمُ اللیل و صائمُ الدھر

یعنی رات بھر عبادت کرنے والا اور سارا سال روزہ رکھنے والا ہو۔ اس کے اعمال

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اپنی جگہ پر مگر ان کے ساتھ بے حیائی کے کاموں کے ارتکاب نے اسکی صفّت حیا اور نیک ہونے کی خصلّت کو سلب کر لیا۔ اور آجکل اس کے نظارے بھی عام ہیں۔ اچھے خاصے مذہبی حلیے میں نظر آنے والے بے شمار افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ یعنی چہرے پر داڑھی، سر پر زلفیں اور عمامہ شریف، سنت کے مطابق لباس بلکہ بعض تو اچھے خاصے دین کے مبلغ ہونے کے باوجود، حیا کے معاملے میں سراسر محروم ہوتے ہیں۔ دیور و بھابھی کے پردے کے معاملے میں قطعاً پرواہی برت کر جھنم کے حقدار ٹھہرتے ہیں ایسے ”نیک نما“ افراد کو کوئی درد بھرا دل رکھنے والا سمجھائے بھی تو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ جب انکی بے تکلف دوستوں کے ساتھ گپ شپ کی منڈلیاں لگتیں اور محفلیں جمتی ہیں۔ تو ان میں بلاوجہ شادیوں اور اخلاق سے گری ہوئی شہوت افزا باتوں کی بھر مار ہوتی ہے، تیری شادی، میری شادی، فلاں کی شادی وغیرہ ان غیر مقدّس محفلوں کے عام موضوعات ہوتے ہیں اور پھر اشاروں کنایوں میں ایسی باتیں کر



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کے لطف اٹھایا جاتا ہے کہ کوئی باحیاء ہو تو شَرَم (شَرْم) سے پانی پانی ہو جائے۔

## نَفلی عبادت سے افضل عمل

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ان لوگوں کی کتنی بڑی بد نصیبی و محرومی ہے کہ

نَفلی عبادتیں و ریاضتیں کریں، فرائض کے علاوہ نَفلی نمازیں پڑھیں، نَفلی روزے

رکھیں مگر گانوں باجوں، فلموں ڈراموں، غیر عورتوں کو تانے جھانکنے اور امّروں

(یعنی بے ریش خوبصورت لڑکوں) پر بُری نظر ڈالنے جیسے بے حیائی کے کاموں سے

باز نہ آئیں۔ یاد رکھئے! ہزاروں سال کی نَفلی نمازوں، نَفلی روزوں، کروڑوں،

آربوں روپیوں کی نَفلی خیراتوں، بہت سارے نَفلی حج اور عمرے کی سعادتوں کے

بجائے صرف ایک ”گناہِ صغیرہ“ سے اپنے آپ کو بچا لینا افضل ہے۔ کیونکہ

کروڑوں نَفلی کاموں کے ترک پر بھی قیامت میں عذاب کی کوئی وعید

نہیں جبکہ گناہِ صغیرہ سے بچنا واجب اور اس کے ارتکاب پر بروز قیامت

مُواخَذہ اور سزا کا اسْتِحْثاق (اس - تَحْ - قاق) ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## سب سے بُرا

بُری صحبت اور گندے ماحول کے وِلْدَاوہ بعض نادان لوگ مَعَاذَ اللہ عزوجل گھر کی پوشیدہ باتیں نیز ازدواجی خفیہ معاملات بھی اپنے بے حیا دوستوں کے سامنے بیان کر ڈالتے ہیں! ایک حدیثِ پاک سنئے اور عبرت سے سر دھنئے۔

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، پیکرِ شرم و حیا، مکی مدنی آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ، محبوبِ کبریا عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروزِ قیامت مَرْتَبے کے اعتبار سے سب سے بُرا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس آئے اور بیوی اس کے پاس آئے پھر وہ اپنی بیوی کے راز کو (لوگوں میں) ظاہر کر دے۔“ (صحیحِ مسلم ص ۷۵۳ حدیث ۱۴۳۷)

**حیا کرنے کا حق:** حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خُصُّوْا کَرَم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: ”اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ سے حیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔“ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: ”ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”یہ نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کما حقہ حیا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اعضاء ہیں انکی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اعضاء کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گتے سڑنے کو یاد کرے۔ اور آخرت کو چاہنے والا دنیا کی زینت و زینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔“ (مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۲ ص ۳۳ حدیث ۳۶۷۱)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے جسم کے تمام اعضاء کو حیا کا عادی بنانا اور گناہوں سے بچانا چاہئے۔ اعضاء کو گناہوں سے بچانے کے ضمن میں کچھ مَدَنی پھول عرض کرتا ہوں:**

## سر کی حیا

سر کو بُرائیوں سے بچانا یہ ہے کہ بُرے خیالات، گندی سوچ اور کسی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مسلمان کے بارے میں بدگمانی وغیرہ سے احتراز (پرہیز) کیا جائے اور سر کے اعضاء جیسے ہونٹ، زبان، کان اور آنکھوں وغیرہ کے ذریعے بھی گناہ نہ کئے جائیں۔

## زبان کی حیاء

زبان کو بُرائیوں سے بچاتے ہوئے بد زبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کرنی چاہئے، اور یاد رکھئے! اپنے بھائی کو گالی دینا گناہ ہے اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے بد نصیب پر جنت حرام ہے۔ چنانچہ

**جنت حرام ہے:** حُصُور تاجدارِ مدینہ، قرا قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اُس شخص پر جنت حرام ہے جو کُش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔“

(الجامعُ الصغیر للسیوطی ص ۲۲۱ حدیث ۳۶۴۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

**جہنمی بھی بیزار:** منقول ہے: چار طرح کے جہنمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے ویل و ثُبُور (هلاکت) مانگتے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہونگے۔ ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے منہ سے پیپ اور خون بہتے ہونگے۔ جہنمی کہیں گے: ”اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟“ کہا جائے گا: ”یہ بد بخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اس سے لذت اٹھاتا تھا جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔“

(إتحاف السادة للزیدی ج ۹ ص ۱۸۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سیدنا شعیب بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں: ”جو بے حیائی کی باتوں سے لذت اٹھائے بروزِ قیامت اس کے منہ سے پیپ اور خون جاری ہونگے۔“ (ایضاً ص ۱۸۸)

## کتے کی شکل میں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری

شادی کہتے ہوئے بے شرمی کی باتیں کرنے والے ڈراموں کے شائقین، وی سی آر پر فُش فلمیں دیکھنے والے، سینما گھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُننانے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و پڑھو تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ یاد رکھئے! حضرت سیدنا ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: ”فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قیامت کے دن گتے کی شکل میں آئے گا۔“

(اتحاف السادة للزیدی ج ۹ ص ۱۹۰)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشل انسانی اٹھیں گے پھر محشر میں پہونچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔ (مراۃ ج ۶ ص ۶۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان اکثر اوقات مُعَرِّزِین کے سامنے بے حیائی کی باتیں کرتے ہوئے شرماتا ہے، لیکن افسوس! صد کروڑ افسوس! اُلٹی سیدی باتیں کرتے وقت یہ احساس نہیں رہتا کہ مُعَرِّزِ تَرِین ربُّ العلمین جلّ جلالہ سب کچھ سُن رہا ہے۔ چُنانچہ

**اللہ عزوجل تمام باتیں سنتا ہے**

حضرت بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ اکافی نہایت کم گفتگو کرتے اور اپنے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دوستوں کو فرماتے: تم غور تو کرو کہ اپنے اعمال ناموں میں کیا لکھوا رہے ہو! یہ تمہارے رب عزوجل کے سامنے پڑھا جائے گا، تو جو شخص قبیح (یعنی شرمناک) گفتگو کرتا ہے اُس پر حیف (یعنی افسوس) ہے، اگر اپنے دوست کو کچھ لکھواتے ہوئے کبھی اُس میں بُرے الفاظ لکھواؤ تو یہ تمہاری حیا کی کمی کی وجہ سے ہے۔ تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا معاملہ کتنا برا ہوگا (یعنی جب نامہ اعمال میں بے حیائی کی باتیں ہوں)

(تَنْبِيهُ الْمُغْتَرِبِينَ ص ۲۲۸ دارالبشائر بیروت)

**ایمان کے دو شعبے:** سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: **الْحَيَاءُ وَالْعِي شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَأُ وَالْأَيَّانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ**۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۳ ص ۴۱۴ حدیث ۲۰۳۴ دارالفکر بیروت) ترجمہ: حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں اور کُش بکنا اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔ **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الجتّان** اس حدیث پاک کے اس حصے ”زیادہ بولنا“ کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہر بات بے دھڑک منہ سے نکال دینا منافق کی پہچان ہے۔ زیادہ بولنے والا گناہ بھی زیادہ کرتا ہے یعنی اسی فیصدی گناہ زَبان سے ہوتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۴۳۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** پہلے کی عورتیں تو اس قدر حیا دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جھجکتی تھیں اور مُنّے کے اُبُو وغیرہ کہتی تھیں۔ مگر اب تو بلا تکلف ”میرے میاں“ ”میرے شوہر“ ”میرے ہزینڈ“ (Husband) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچوں کی امی وغیرہ کہنے کے بجائے ”میری بیوی“ ”میری وائف“ میری گھر والی کہتے ہیں، اپنے بچوں کے ماموں کا تعارف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ کزن ہو تب بھی بلا ضرورت صرف ”سالا“ کہہ کر تعارف کروائیں گے۔ غالباً حظِ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔

کوشش فرمائیے کہ مُہذّب الفاظ زَبان پر آئیں، ہاں، ضرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رشتہ بتانے میں حرج بھی نہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## آنکھوں کی حیا

میٹھے اسلامی بھائیو! سر کے اعضاء میں آنکھیں بھی شامل ہیں،

انکو بھی بد نگاہی اور جن چیزوں کی طرف نظر کرنا شرعاً ناجائز ہے، ان سے بچانا

اَکْهَدُ ضُروری و تقاضائے حیا ہے۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا: ”میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں

تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کے ستر (یعنی شرمگاہ) کو

دیکھوں یا کوئی میرے ستر کو دیکھے۔“ (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ص ۲۵۸ دارالکتاب العربی بیروت)

**فاسق کون؟** کسی دانا سے پوچھا گیا کہ فاسق کون ہے؟ فرمایا: ”فاسق وہ

ہے جو اپنی نظر لوگوں کے دروازوں اور انکے بستروں (پردے کی جگہوں) سے نہ

بچائے۔“

(ایضاً)

## ملعون ہے

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ: رسول

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سوچتیں نازل فرماتا ہے۔

اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف دیکھا جائے۔ (شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۶ ص ۱۶۲ حدیث ۷۸۸ بحار الکب العلمیۃ بیروت) مُفَسِّر شہیر حَکِیْمُ الْأَمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو مرد اجنبی عورت کو قصدِ اَبْلا ضرورت دیکھے اس پر بھی لعنت ہے اور جو عورت قصدِ اَبْلا ضرورت اجنبی مرد کو اپنا آپ دکھائے اس پر بھی لعنت غرضیکہ اس میں تین قیدیں لگانی پڑیں گی اجنبی عورت کو دیکھنا، بلا ضرورت دیکھنا، قصدِ اَدِیکھنا۔ (مرآۃ ج ۵ ص ۲۴) سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مگہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اپنی ران مت کھولو اور کسی کی ران نہ دیکھو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔

(سُنُّنُ أَبِي دَاوُد ج ۳ ص ۲۶۳ حدیث ۳۱۴۰)

نیکر پہن کر کھیلنے والے، جہاں گھٹنے اور رانیں کھلی رکھ کر ورزش کی جاتی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہے ایسے باڈی بلڈنگ کلب میں جانے والے، رانیں کھول کر کشتی اور کبڈی وغیرہ کھیل کھیلنے والے، سُوئمنگ پُل اور ساحلِ سَمندر پر (نیکر، چڈی، نیم عریاں لباس پہن کر) نہانے والے اور ان کی بے ستری کو دیکھنے والے اس روایت سے خوب عبرت حاصل کریں اور فوراً توبہ کر کے ان بے پردگیوں اور بدنگاہیوں سے باز آ جائیں، سُوئمنگ پُل، ساحلِ سَمندر اور نہر پر نہانے میں پاجامے پر موٹے کپڑے کا تہنڈیا کوئی سارنگین موٹا کپڑا ناف سے لیکر گھٹنوں سمیت بدن پر لپٹا ہوا ہو تو بے ستری سے بچت ہو سکتی ہے۔

## پردے کا اہتمام

حضرت سیدنا یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں بے پردہ نہاتے دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے تو جب تم میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر دروپاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سے کوئی غسل کرے تو اسے پردہ لازم ہے۔“ (سُنُّنُ ابی دَاوُد ج ۴ ص ۵۶ حدیث ۴۰۱۲)

**حَمَامِ عام:** حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”حَمَامِ میں داخل ہونا دُرُست نہیں مگر دو چادروں کے ساتھ ایک چادر ستر چھپانے کے لئے اور ایک چادر آنکھوں کیلئے یعنی اپنی آنکھ کو لوگوں کے ستروں سے بچائے۔“

(تَبْيِيهُ الغَافِلِينَ ص ۲۵۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اُس دور میں بڑے بڑے حَمَامِ ہوا کرتے تھے جن میں اُجرت دیکر ایک ہی وقت میں بلا امتیازِ مذہب کئی لوگ اکٹھے نہایا کرتے تھے، اسی وجہ سے غالباً یہ کہاوت مشہور ہوئی، ”ایک حَمَامِ میں سب ننگے“ اسی لئے حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ جب حَمَامِ میں جائیں تو نہ کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا ستر (پردے کی جگہ) دکھائیں۔

**بد نگاہی سے حافظہ کمزور ہوتا ہے**

حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”الْكَشْفُ وَالْبَيَانُ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دو پڑھو تمہارا رُو و مجھ تک پہنچتا ہے۔

فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالنِّسْيَانِ“ کے صَفْحَہ 27 تا 32 پر حافظہ کمزور کرنے والے جو اسباب تحریر فرمائے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اپنا اور غیر کا سِتر دیکھنے سے تنگدستی آتی اور حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب اپنی شرم گاہ کو دیکھنے سے بھی حافظہ کی کمزوری اور تنگدستی کا وبال آتا ہے تو پھر بدنگاہی کرنے اور فلمیں دیکھنے کے دنیوی و اخروی نقصانات کا تو پوچھنا ہی کیا!

## قَضائے حاجت کے وقت کی ایک سنت

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ”میں اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب قَضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اُس وقت تک مُبارک کپڑا اوپر نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین سے قریب نہ ہو جاتے۔“ (سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۱۴) الغرض ہر کام میں خِیاء کا اہتمام کرنا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

**زانی آنکھ:** حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اللہ کے نبی مکرمی مدنی عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”آنکھوں کا

زنا بدنگاہی ہے۔“ (صحیح البخاری ج ۴ ص ۱۶۹ حدیث ۶۲۴۳)

## آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! بدنگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو

سکے گا، منقول ہے: ”جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت

اسکی آنکھ میں جہنم کی آگ بھر دے گا۔“ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## آگ کی سلاخی

عورت کے محاسن (یعنی خوبیاں مثلاً اُبھار وغیرہ) کو دیکھنا ابلیس کے

تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی

بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں جہنم کی سلاخی پھیری جائے گی۔

(بَحْرُ الدَّمُوع ص ۱۷۱ دارالفجر دمشق)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## جہنم کا سامان

افسوس! صد کروڑ افسوس! ایک طرف گلیوں، بازاروں اور تقریبوں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط، بدنگاہیاں اور بے تکلفیاں ہیں تو دوسری طرف گھر گھر میں ایک طرح سے سینما گھر گھل گیا ہے مسلمانوں کی اکثریت ٹی وی وغیرہ کے ذریعے بدنگاہی میں مبتلا ہے۔ یاد رکھئے! ٹی وی پر صرف خبریں دیکھنے والے کا بھی بدنگاہی سے بچنا سخت دشوار ہے کیونکہ اکثر عورت ہی خبریں سناتی ہے! پھر طرح طرح کی عورتوں کی تصاویر بھی دکھائی جاتی ہوں گی۔ اے کاش! ہم سب کو آنکھوں کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جاتا! کاش! کاش! کاش! ہم سب حیا سے نگاہیں جھکانے والے بن جاتے!

پارہ اٹھارہ سورہ نور آیت نمبر 30 اور 31 میں ارشادِ الہی ہے:

قُلْ لِلّٰہِ مُنِیْنٌ یَّعْضُوْا مِنْ اَبْصَارِہُمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوجَہُمْ ؕ  
 ذٰلِکَ اَزْکٰی لَہُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِلّٰہِ مُنْتَ  
 یَّعْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِہُمْ وَیَحْفَظْنَ فُرُوجَہُمْ وَلَا یُبْذِلْنَ زِیْنَتَہُنَّ  
 اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنْہَا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر دروپاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم  
البرکت، عظیم المَرْتَبَت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و  
ملت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، باعثِ  
خیر و برکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے  
شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنز الایمان میں اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:  
مسلمان مردوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان  
کیلئے بہت سُتھرا ہے، بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان  
عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ  
دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔

## گندی ذہنیت کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم شرم و حیا کے باعث اکثر نیچی نگاہیں رکھا کرتے تھے۔ اور آہ! ہم



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

میں سے تقریباً ہر کوئی بے دھڑک نگاہیں اٹھائے چاروں طرف دیکھتا ہے اور اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ نگاہِ نامحرم عورت پر پڑ رہی ہے یا امرِ دپر۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہمارے معاشرے کا اکثر حصہ حیا سے محروم ہے! تقریباً ہر گھر میں ٹی۔وی پر فلموں ڈراموں کے باعث بے پردگی اور بے حیائی کا ماحول ہے۔ دُنوی رسائل، ڈائجسٹ اور ناولیں پڑھ پڑھ کر، اخبارات میں دنیا بھر کی گندی گندی خبریں اور مُخَرَّبِ اخلاق مضامین کا مطالعہ کر کر کے اور سڑکوں پر جا بجا لگے ہوئے سائن بورڈز اور اخبارات کی بے حیائی سے بھرپور تصاویر دیکھ دیکھ کر ذہنیت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے شاید انہیں وجوہات کی بناء پر اب ماموں زاد، خالہ زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد، چچی، تائی ممانی نیز پڑوسنوں سے پردے کا ذہن نہیں رہا۔ گھروں میں دیور بھابھی کا معاملہ بھی بالکل بے تکلفانہ ہے، دیور بھابھی کے پردہ کا اب تصوّر ہی کہاں ہے؟ حالانکہ حدیث شریف میں اس کے بارے میں بہت سخت حکم ہے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

**دیور موت ہے:** حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں کے پاس آنے سے بچو۔“ تو ایک انصار ی نے عرض کیا ”دیور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”دیور موت ہے۔“  
(سُنُّنُ التِّرْمِذِ ج ۲ ص ۳۹۱ حدیث ۱۱۷۴)

## نا محرمات سے کترائیے

معلوم ہوا دیور و جیٹھ اور بھابھی میں پردے کا عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سخت حکم ہے، اگر آپس میں ہنسنے بولنے اور بے پردگی کا سلسلہ رکھنے سے جہاں بدنگاہی وغیرہ کا گناہ ہوتا رہے گا وہاں ”بڑے گناہ“ کا خطرہ بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ بلکہ کبھی کبھی ہو بھی جاتا ہے! آہ! اگر دیور بے چارہ مدنی ماحول والا ہو اور بھابھی سے کترائے، شرمائے تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں، دیور کو چاہئے کہ لاکھ مذاق اڑے مگر پرواہ نہ کرے، پردہ کی ترکیب جاری رکھے ورنہ آخرت کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ندامت بہت بھاری پڑ جائے گی۔ خود کو اس طرح ڈرائے کہ اگر میں نے بھابھی کے ساتھ بدنگاہی کی اور مَعَاذَ اللہ بروزِ قیامت آنکھ میں آگ بھردی گئی تو میرا کیا بنے گا! البتہ آپ کی گھر میں سُنی نہیں جاتی تو گھر چھوڑ کر بھاگنے کی بھی ضرورت نہیں، لڑ جھگڑ کر گھر میں ٹینشن بھی مت کھڑا کیجئے، آپ خود آنکھوں پر قُفلِ مدینہ لگا لیجئے، اپنی نگاہوں کی حفاظت کیجئے۔ گھر میں بھابھی ہے یا چچا زاد بہنیں وغیرہ یا چچی، تائی یا مُمّانی اور جن جن سے شریعت نے پردے کا حکم دیا ہے ایسی نامحرم عورتیں آتی ہیں تو آپ ان کے سامنے مت جائیئے، کبھی آمنا سامنا ہو جائے تو نگاہیں نہ اٹھائیئے، ان کے جسم کو تو کیا ان کے کپڑوں کو بھی نہ دیکھئے، اگر کبھی بات کرنے کی نوبت آجائے تو اس طرح آنکھیں نیچی رکھئے کہ ان کے وجود پر نظر ہی نہ پڑے۔ بے شک آپ کا مذاق اُڑتا رہے، دنیا میں اگر آپ اس طرح مظلومیّت کی زندگی گزاریں گے تو آخرت میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُر خروئی پائیں گے۔ جب اس طرح کی رشتہ دار عورتوں کی طرف دیکھنے کو جی چاہے تو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اپنے آپ کو اُس عذاب سے ڈرائیں جیسا کہ صاحبِ ہدایہ شریف نے نقل کیا ہے:

”جو شخص کسی اَجَنَبِیَّہ کے محاسن (یعنی نامحرم عورت کی خوبیاں مثلاً حُسن و جمال، اُبھار وغیرہ) کو شہوت سے دیکھے گا اُس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا۔“

(الہدایۃ، الجزء الرابع ص ۳۶۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

## کانوں کی حیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کانوں کے معاملے میں بھی حیا اختیار فرمائیے، موسیقی، گانے باجے، غیبت، پُغلی، فُحش و بے ہودہ گفتگو اور کسی کے عیب ہر گز ہر گز نہ سنیے۔

## ناجائز سننے کے مختلف عذاب

منقول ہے: ”ان آوازوں پر (جن کا سننا حرام ہے) جو کان لگائے گا، قیامت کے دن اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بھرا جائے گا۔“ (مُقَدَّمہ کَفِّ الرِّعَاع) ایک حدیثِ پاک میں ہے: ”جو چوری چھپے لوگوں کی باتیں سنتا ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حالانکہ وہ اسے (یعنی اُس کے سننے کو) ناپسند کرتے ہیں تو بروزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائیگا۔“ (صحیح البخاری ج ۴ ص ۴۲۲ حدیث ۷۰۴۲) ”طَبْرَانِی“ میں ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے: ”پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے دریافت کرنے پر بتایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے اور وہ سنتے ہیں جو انہیں نہیں سنا چاہیے۔ (یعنی ناجائز دیکھتے اور سنتے ہیں)

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۸ ص ۱۵۵ حدیث ۷۶۶۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

**لباسِ حیا:** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے باطنی طور پر بھی خود کو پاک رکھنا ہے اور ستر پوش لباس پہن کر ظاہری طور پر بھی بے حیائی سے باز رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ پارہ 8 سورۃ الاعراف آیت 26 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَبْنَیْ اَدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوَاتِیْكُمْ وَرِیْشًا ط

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ لَا ذَلِكَ خَيْرٌ ۖ ذَلِكُمْ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ  
يَذَكَّرُونَ ﴿٢٦﴾ (پ ۸ الاعراف ۲۶)

میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم  
البرکت عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجددِ دین و  
ملت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، باعثِ  
خیر و برکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے  
شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنز الایمان میں اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

اے آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اولاد! بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ  
تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو، اور پرہیزگاری کا لباس وہ  
سب سے بھلا، یہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (لباس  
تقویٰ سے مراد ایمان، حیاء، نیک عادتیں اور نیک اعمال ہیں)

افسوس کہ اب لباسِ تقویٰ کا باطنی لباس بھی پارہ پارہ ہوا اور ظاہری

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پرورد پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

لباس بھی سنت کے مطابق نہ رہا۔ دل و نگاہ کی قبائے شرم و حیا بھی تار تار ہوئی تو لباسِ ستر بھی بے حیائی کے رخنوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔ ستر پوش، مہذب اور خوش وضع لباس کی جگہ اُلٹی سیدھی تراش خراش کے بے ڈھنگے (کارٹونک) ملبوسات نے لے لی۔ پہننے میں سردی گرمی کی کوئی خاص مناسبت، نہ سنت و حیا داری کا لحاظ۔ بس لباسِ تنگ میں بمشکل بند ہیں۔

## پردے میں پردہ کے مختلف طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ مہذب انداز پر بیٹھیں۔ بعض لوگ اوّل تو کپڑے چُست پہنتے ہیں پھر دونوں گھٹنے کھڑے کر کے انہیں دائیں بائیں پھیلا دیتے ہیں اس طرح معاذ اللہ بہت گندما منظر ہوتا ہے، ایسے حیا سوز موقع پر موجود باخیا لوگ آزمائش میں پڑ جاتے ہیں۔ مدنی مشورہ ہے اور یہ مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام بھی کہ جب بھی سونیں یا بیٹھیں تو ”پردے میں پردہ“ کر لیا کریں۔ چنانچہ جو سنتوں بھرا لباس پہنتے ہیں ان کی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

خدمت میں بھی عرض ہے کہ بیٹھنے سے قبل کھڑے کھڑے چادر کے دونوں سرے پکڑ کر ناف سے لیکر قدموں تک پھیلا دیں اب بیٹھ جائیں اور چادر کا کچھ حصہ قدموں تلے دبائیں۔ جب اٹھنا چاہیں تو اسی طرح دونوں ہاتھوں سے چادر تھامے ہوئے کھڑے ہوں۔ اگر چادر نہ ہو تو اٹھتے بیٹھتے وقت گرتے کا دامن اچھی طرح پھیلا لیا کریں۔ ورنہ اٹھنے بیٹھنے کے دوران اکثر سخت گندا منظر ہوتا ہے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کھڑے کھڑے گرتے کا دامن دُرست کر کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ابتداءً دوزانو بیٹھے اور اٹھتے وقت بھی دوزانو ہو کر نماز کے انداز پر اٹھئے، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اٹھتے بیٹھتے وقت بے پردگی نہیں ہوگی۔ اوپر اوڑھی ہوئی چادر اگر سوتے میں اتر جاتی ہو یا جوائٹ پکٹ ہوتے رہتے ہوں ان کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے کہ پاجامہ کے اوپر تہبند پہن لیں یا کوئی چادر لپیٹ لیں اور اوپر سے بھی ایک چادر اوڑھ لیا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ تہبند کی ایک طرف بیچ میں اس طرح سلائی کر لیں کہ دونوں کونوں میں صرف



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پاؤں داخل کرنے کے شگاف باقی رہ جائیں۔ سوتے وقت اس تہبند کو پہن لیجئے  
 اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اطمینان بخش ”پردے میں پردہ“ ہو جائیگا۔

تہنائی میں حیا: سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت سراپا عظمت میں  
 عرض کیا گیا کہ ہم اپنی شرم گاہوں کی کہاں تک حفاظت کریں؟ ارشاد فرمایا: ”زوجہ  
 اور کنیز کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دو۔“ عرض کیا گیا، ”اگر تہنائی میں ہوں تو؟“  
 ارشاد فرمایا: ”اللہ عزوجل کا زیادہ حق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔“

(سُننُ أبی داؤد ج ۴ ص ۵۷ حدیث ۴۰۱۷)

حدیثِ پاک میں کنیز کا بھی تذکرہ ہے یہ اُس دور کے اعتبار سے ہے، اس دور  
 میں غلام و کنیز نایاب ہیں۔

**كَلِمَةُ كُفْرٍ:** فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلامُ فرماتے ہیں: ”کسی سے کہا گیا  
 ”اللہ عزوجل سے حیا کر“ اُس نے کہا: ”میں نہیں کرتا۔“ ایسا کہنا کُفر ہے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۰ باب المدینہ کراچی)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکیلے میں بھی بلا ضرورت ننگے ہونے یا ستر گھلا رکھنے وغیرہ سے بچیں۔** جو لوگ گھر میں ایسے پاجامے پر جس سے پردے کے اعضاء کا اُبھار نہیں چھپتا صرف بنیان پہنتے ہیں ان کو شرم آنی چاہئے کہ چلتے پھرتے وقت اکثر گندا منظر ہوتا ہے، ان کو چاہئے کہ بنیان پر گرتا بھی پہنے رہیں یا بنیان کے دونوں پہلوؤں میں حسب ضرورت قمیص کی طرح چاک بنا کر آگے اور پیچھے مناسب مقدار میں کپڑے کا ایک ایک ٹکڑا اسلامی کروالیں اس طرح بنیان میں قمیص کا انداز آجائے گا اور اب بنیان پہن کر چلنے پھرنے میں بھی اِنْ شَاءَ اللہ ”پردے میں پردہ“ ہو جائیگا۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ **اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** دیکھ رہا ہے۔ اس سچے عقیدے کے باوجود بے حیائی کی حرکت پر حیرت بالائے حیرت ہے۔

## جو چاہو کرو

مکی مدنی مصطفیٰ، پیکر شرم و حیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باصفا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

”جب تجھے حیاء نہیں تو تُو جو چاہے کر۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۲ ص ۳ حدیث ۶۰۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) یہ فرمان تہدید و تنخویف کے طور پر (یعنی ڈراتے ہوئے اور خوف دلاتے ہوئے) ہے کہ جو چاہے کرو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ بُرا (بے حیائی والا کام) کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

کسی بُزرگ (ب۔ زُر۔ گ) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ) ”جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان وزمین میں سے کسی سے (شرم و حیاء) نہ آئے تو اپنے آپ کو چو پایوں میں شمار کر۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: ”حیاء کی غایت

(یعنی انتہا) یہ ہے کہ اپنے آپ سے بھی حیاء کرے۔“

## با حیاء با ادب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حیاء اور ادب کا آپس میں گہرا تعلق ہے،

باحیا ہمیشہ با ادب بھی ہوتا ہے، ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وحرمت کا پاسدار، حسنِ اخلاق کا آئینہ دار، باادب و حیاء دار اور سنتِ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا۔ فرزند و دختر اپنے مادر و پدر سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ ملانا تو گجاء، پیش رو ہونے سے لجاتے، دم گفتگو آنکھیں جھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ عدمِ موجودگی میں بھی ادب ملحوظ خاطر رہتا اور بڑوں کو نام سے نہیں القاب سے یاد کرتے۔ الغرض (اَلْغ - رَض) ہر آن و ہر گام مرتبہ و مقام کا لحاظ و پاس اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس کہ اب ہم میں سے تقریباً ہر مرد و زن، دختر و فرزند ان مدنی اصولوں سے نابلد، اخلاق و آداب سے نا آشنا، قوانینِ شریعت سے ناواقف، بے زمام و لگام، خانگی اور معاشرتی نظام کی تباہی و بربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بد اخلاقی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ ضرور اٹھاتی ہے۔ چھوٹے

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہیں کہ خَلق نہیں، بڑے ہیں کہ شفیق نہیں اور دوست ہیں کہ واقعتاً رفیق نہیں، بیٹا رحیم نہیں تو باپ حلیم نہیں، بیٹی تُرش رُو تو ماں تلُخ گو ہے۔ شاگرد حیا دار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ علمِ دین سے محرومی اور مَدَنی ماحول سے دوری کی بنا پر والدین اولاد کی اسلامی تربیت کر رہے ہیں نہ بچے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اَلْغَرَض ہمارے بے ادبیاں اور بُد لحاظیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور معاشرتی زندگی کو تہ و بالا کر کے تلُخ و تُرش کر کے رکھ دیا ہے۔ جبکہ ہمارے اَسلاف سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے باعث خوش خیال و خوش حال تھے۔ آئیے ملاحظہ فرمائیے کہ ہمارے اَسلاف کے حیا و ادب کا کیا عالم ہوا کرتا تھا۔

## حیا سے سر اُٹھانے کی ہمت نہ ہوئی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت سیدنا بایزید بسطامی قُدس سرُّہ السّامی سے فرمایا: بایزید! طاق سے فلاں کتاب لے آئیے۔ عرض کی: مَہُور! وہ طاق کہاں ہے؟ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مُتَعَجِّب ہو کر فرمایا: ایک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عرصہ سے یہاں آ جا رہے ہیں مگر آپ نے طاق نہیں دیکھا! حضرت سید نابا زید بسطامی قدس سرہ السّامی نے بڑے ادب سے عرض کی: عالی جاہ! مجھے آپ کے حضور کبھی سراٹھانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی لہذا میں نے وہ طاق نہیں دیکھا۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۳۰ تہران) اللہ عزّ و جلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس میں جتنی زیادہ حیا ہوتی ہے اُس میں ادب بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت سید نابا زید بسطامی قدس سرہ السّامی جو کہ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ اکتساب (اک - ت - ساب) فیض کے لئے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک عرصے تک حاضری

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دیتے رہے مگر جب بھی حاضر ہوئے نگاہیں نیچی کئے سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے، اسی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کمرے میں طاق کہاں ہے! اور ہم لوگ اگر کسی بڑرگ کے آستانے پر جائیں تو چاروں طرف نظریں گھما کر وہاں کے ایک ایک کونے کا جب تک مُعاینہ نہ کر لیں چین نہ پائیں۔ اس حکایت سے ہمیں بھی بزرگوں کی خدمت میں باادب حاضری کا انداز معلوم ہو گیا۔

ع باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب  
آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو بہتر تھا

ہمارے اسلاف کسی کے گھر میں ادھر ادھر دیکھنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ ابن ابی ہذیل کا بیان ہے کہ حضرت سپدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ایک مُصاحب کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخل ہوئے تو ان کا مُصاحب (یعنی رفیق) ادھر ادھر دیکھنے لگا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

تو حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔“

(الْأَدَبُ الْمُرَدَّ ص ۳۷۸ حدیث ۱۳۰۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

**وہ کونسا درخت ہے؟** : ایک موقع پر اللہ کے رسول، رسولِ

مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: ”مومن کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں گرتے، بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟ حاضرین مختلف درختوں کے نام عرض کرنے لگے۔“

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت ذہین تھے، فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں آ گیا کہ گھجور کا درخت ہے لیکن (ادباً) میں نے بتانے سے حیا محسوس کی۔ پھر حاضرین نے عرض کی: یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ ہی ارشاد فرما دیجئے تو حضور پر نور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھجور کا درخت ہے۔ (صحیح مسلم ص ۵۱۰ حدیث ۲۸۱۱) یہ ہے حیا و ادب



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کی اعلیٰ ترین مثال! جب بھی کسی بُرگ کی خدمت میں حاضری ہو تو ذہن یہی ہونا چاہئے کہ اپنی سنائے چلے جانے کے بجائے ان کے ارشادات سنیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باحیاء، مسلمان بننے کیلئے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے اور اس پر استقامت پانے کیلئے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلا دو وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مدنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا کہوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنتوں بھر رسالہ یا مدنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
اِنَّا جَمَعْنَا لَكُمْ هٰذَا مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



## شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نسخہ

شادی میں جہاں بکٹ سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک ”مَدَنی بستہ“ (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سٹنوں بھرے بیانات کی کمپنیں وغیرہ منسلق تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ذمہ داریاں لگائیے۔ آپ صرف مکتبۃ المدینہ کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام ان شاء اللہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ خیر اللہ خیراً۔

**نوٹ:** سوئم، جہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی ایصالِ ثواب کے لئے اسی طرح ”تقریر رسائل“ کے مدنی بستے لگوائیے۔ ایصالِ ثواب کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈالو کہ فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی مکتبۃ المدینہ سے رُجوع فرمائیں۔

### مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید سید محمد کمار پور۔ فون: 2314045 - 2203311  
لاہور: وردہ مارکیٹ گلج کلاں روڈ۔ فون: 7311679  
سرمد آباد (لیعل آباد)۔ اٹن پور بازار۔ فون: 2632625  
کشمیر: پاک سیدیاں پور۔ 058-61037212  
میدان آوارہ۔ فیضانِ مدینہ آفندی خان۔ فون: 2620122  
ملتان: نزدیکی علی مسجد، صحنہ نو گیت۔ فون: 4511192  
راولپنڈی: سکس ایک۔ قاتل دال، محلہ دارا۔ فون: 5553765  
پشاور: فیضانِ مدینہ گھر، کمرہ 1 اور 2۔ فون: 5553765

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگراں پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کمرہ 1)

فون: 4126999-93/4921389 فیکس: 4125858

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net